بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

انتیسواں پارہ

سورۃ الملک 67

پچیسویں تراویح

پہلی سورت الملک کی تیس آیات ایک گناہ گار کے لئے جہنم کے گڑھے سے شفاعت کا کام دیتی ہے۔ مردے کو قبر کے عذاب سے نکالتی ہے۔ ہر شب اس کو تلاوت کرنیوالوں کو قبر کا عذاب ختم ہوجائے گا۔ ربُّ العالمین کُل جہانوں کا بادشاہ اور مالک ہے اس کے دو عالم ملک اور ملکوت ہیں۔ دنیائے اجسام کا مالک بھی ملکوت والی ارواح کا بھی وہ مالک ہے۔ اللہ کا عرش آسمانوں کے اوپر ہے۔ جو طبق در طبق سات آسمانوں کا ہے آخری آسمان نظام شمسی ستاروں سورج اور چاند کا دارالحکومت خداوندی ہے۔ جس پر پہرہ چوکیداروں کا ہے۔ زمین کے بھی طبقات ہیں سب سے نیچے کا طبقہ عالم برزخ ہے۔ مردہ قبر میں دفن ہونے کے بعد زمین کے طبقات میں تقسیم ہوجائے گا۔ جو تہہ بہ تہہ انتہائی تاریک خطرناک گناہگاروں کا ٹھکانا ہوگا۔ بندوں کے زمین پر اعمال کا فیضان اوپر آسمانوں سے ان پر زمین پر برستا رہتا ہے۔ بدکاری فسق و فجور۔ فتنہ فساد کا بگاڑ آسمان سے بلاؤں مصیبتوں زلزلوں طوفانوں کی شکل میں برستا رہے گا۔ اللہ بڑا بادشاہ ہے سارا نظام خیر و برکت کا آرام و سکون پہنچاتا رہتا ہے۔ زمین و آسمان کی بناوٹ میں فرق نہیں ہے۔ آدمی کی بناوٹ میں فرق ضرور ہے اسی وجہ سے نیک و بد آدمیت اور شیطانیت دونوں کا وجود ہے۔ کاروبارِ دنیا آزمائش جہاں کے لیئے یہ فرق انسانیت اور شیطانیت ضروری ہیں۔ جب ہی تو امتحان اور آزمائش خیر و شر کا فیصلہ ہوگا۔ حکومت کا انتظام اس وقت قائم رہے گا۔ جب مجرموں کو سزا دی جائے گی۔ کفر شرک ظلم ختم کیا جائے گا۔ نیک لوگوں کو اچھے لوگوں کو انعام تمغے ہمت افزائی کی سندیں دی جائیں گی۔ انصاف کے سارے تقاضے پورے ہوں گے اس لئے انصاف کا دن مقرر کردیا گیا ہے۔ توبہ مغفرت بھی عدل و احسان کیساتھ ملے گی اللہ رحم والا مہربان ہے۔ اللہ کو یاد کرو نمازوں میں چپکے چپکے راتوں کو ذکر اور یاد زیادہ رکھو۔ اللہ اگر تمہارا پینے کا پانی ہی خشک کردے تو تم پھر کہاں سے پانی پیو گے۔

پیاس کی شدت سے مرجاؤ گے۔ یہی ایک سزا کافی ہے۔ خدا نے تم کو مہلت دے رکھی ہے موقعہ ہے خدا کے حکم پر چلو اس کی اطاعت فرماں برداری کرو۔

اس کے بعد کی سورت ن والقلم قرآن کی 68 ویں سورت قرآن کا قلم سے اور اخلاق کا علم سے رشتہ کیا ہے۔ اس کتاب کے حوالے سے علم و اخلاق کی جو تعلیم دی گئی ہے جو حضور صلعم کی وساطت سے امت کو ملی اس کا ذکر ہورہا ہے۔ کتاب اور قلم سے اخلاق رسول اللہ کی سند جاری کی جارہی ہے۔ محمد صلعم نے زندگی میں کبھی قلم نہ پکڑا اور نہ کتاب کو ہاتھ لگایا۔ ان کے لیے قلم اور کتاب اجنبی چیز ہے پھر یہ پیغمبر کتاب کے ساتھ بہترین اخلاق کا نمونہ بن کر کیسے آگیا۔ یہ کیسا کلام ہے۔ کیا کہتا ہے لوگ تو اس کو مجنونہ باتیں کہتے ہیں۔ یہ تو وہی تعلیم ہے جو آدم کو دی گئی۔ ابراہیم کو دی گئی کتاب لوح محفوظ میں لکھی ہوئی کتاب کی تعلیم ہے۔ قرآن قسم کھاتا ہے کہ "اے رسول تم اس کتاب کے نزول سے صاحب کتاب صاحب اخلاق ہوگئے اس کو دوسروں تک پہنچاؤ۔ جس صبر و ثبات سے تم خلق عظیم اخلاق حسنہ کا نمونہ بنے۔ وہی سبق اپنی امت کو پڑھاؤ۔ اسلام کا تصور اخلاق حسنہ انسانی کردار کی اعلیٰ مثال عزم و استقلال صبر و حوصلہ۔ توکل کلمہ لا الہ کا نعرہ اعلان حق کا پیغام دنیا کو سکھاتا ہے اور جہاد ہے ظلم نا انصافی، خیانت، بے ایمانی، بد عہدی، فحش گوئی، بے حیائی، بربریت، غیبت، چغل خوری، رشوت، مال حرام، جھوٹ، وعدہ خلافی، لوٹ مار، قتل و غارت گری منکرات جو بے دین معاشرہ میں ہر جگہ پھیلے ہوئے ہیں۔ دین اسلام کی تعلیم ان سب کے خلاف ہے۔ اللہ تعالیٰ انسانیت کو اعلیٰ مقام پر پہنچانا چاہتا ہے۔ حضور صلعم کی زندگی کمل نمونہ انسانیت ہے۔ اس کو تھام لو اب قیامت تک کوئی نبی، رسول نہیں آنے والا ہے اور نہ اللہ کی وحی آئے گی۔ قرآن اس کا موجود ہے۔ اس کو پکڑلو اس سے سب کچھ حاصل کرلو۔ ابراہیم نے اللہ سے دعا کی تھی۔ اللہ نے دعا قبول کی اس کا اثر اب رسول اللہ صلعم کی نبوت سے پورا ہورہا ہے۔ اللہ کے پاس کا ایک دن دنیا کے ہزار برس کے برابر کا ہوتا ہے اس لیے اس پورے عرصہ میں انسانیت کئی مدارج مرحلوں سے گذری۔ اب رسول کی موجودگی میں دعا کی قبولیت کا وہ وقت و تاثیر دعا کا نتیجہ تھا کہ نظری اور عملی تعلیم اسلام کی مکمل ہوئی ایک ایسی قوم تیار ہوئی جس کو قرآن نے کنتم خیر امۃ کا لقب دیا۔ یہی مقصد تخلیق آدم کا تھا۔ یہی امانت دین تھی جو قرآن لے کر آیا تھا کائنات کی ساری مخلوقات نے اس بار امانت کو اٹھانے سے معذوری و معذرت پیش کردی اور انسان نے اس بار امانت کو اٹھالیا۔ وہی اس کا مستحق تھا۔ آج وہی انسان تسخیر کائنات کی بلندیوں کو

چھونے ستاروں پر کمندیں پھینکنے نکلا ہے۔ اس کی نیکیاں سجدے بھی فرشتوں سے آگے نکل گئے انسان اس کائنات میں عظیم ہے خدا کے ہاں بھی مقرّب مستحق ہے۔

اس کے بعد کی سورت 69 ویں الحاقہ ہے کیا تم جانتے ہو الحاقہ کیا چیز ہے وہ سخت آزمائش کے دن کی علامت ہے جس کو پچھلی قوموں عاد و ثمود جیسے لوگوں نے جھٹلایا تھا۔ قیامت کا دن جس دن اسرافیل اپنا صور پھونکیں گے پہلی آواز میں ہر دنیا کی چیزیں الٹ پلٹ ہو کر زمین چٹیل میدان بن جائے گی۔ پھر آسمان پھٹ جائے گا۔ فرشتے آسمان سے اللہ کا عرش اٹھائے ہوئے اتریں گے خدا کی عدالت میزان قائم ہو جائے گی۔ سب کے اعمال نامے دیکھے جائیں گے میزان عدل تولے جائیں گے اس کے مطابق سزا اور جزاء کا اعلان ہوگا۔ اللہ قسم کھاتا ہے اس دن کی جب تم اس کو دیکھو گے۔ تب یقین کرو گے۔ رسول خدا کا سچ کہتا ہے خیالی باتیں نہیں کرتا۔ تم رسول اللہ کی باتوں کو جھٹلاتے ہو اس کی سزا میں تمہاری رگ جان کاٹ دی جائے گی۔ جس کو تم ہارٹ فیل ہونا کہتے ہو۔ تمہیں اس سے کون بچا سکتا ہے۔ اے رسول خدا تم اللہ کا ذکر اس کے نام کی تسبیح زیادہ کرو۔

اس کے بعد کی 70 ویں سورت المعارج ہے۔ قیامت سے متعلق لوگ سوال کرتے ہیں کہ اس کا عذاب کیسا ہوگا۔ کہدو بڑا سخت عذاب ہوگا۔ اس کو کوئی ہٹا نہیں سکتا۔ انسان کی روحیں جب قبض کی جاتی ہیں۔ تو فرشتے اس کو لے کر آسمان کی بلندیوں پر چڑھ جاتے ہیں۔ قیامت کا ایک دن اس دنیا کے پچاس ہزار برس کے برابر ہوگا۔ وہ دن بہت قریب کی بات ہے آسمان سخت پگھلوں تانبے کی طرح ہو جائے گا۔ پہاڑ ریزہ ریزہ ہو کر بکھر جائیں گے۔ نفسا نفسی کا عالم ہوگا ہم ایک دوسرے کو اس دن دکھلا دیں گے کہ قیامت کیا دن ہوگا۔ عبادت گذار خدا کے متقی بندے سب سے الگ ہوں گے ان کو قیامت کے دن کا یقین و ایمان تھا۔ نمازوں کے پابند، زکوٰۃ پابندی سے ادا کرنیوالے خدا کی خوشنودی میں اپنا مال سوالی بے سوالی لوگوں میں تقسیم کرنیوالے۔ خدا کے خوف عذاب سے ڈرنے والے بے حیائی بے شرمی سے دور رہنے والے اپنی امانتوں کو پورا کرنیوالے عہد اقرار کا پورا کرنے والے یہ اصحاب جنت تکریم والے ہوں گے۔

اس کے بعد کی 71 ویں سورت نوح پیغمبر کے نام سے مخصوص آئی ہے۔ انہوں نے اپنی قوم کو ہر طرح سمجھایا بتایا کہ یہ زندگی مختصر ہے۔ موت کے بعد دوسری زندگی آنیوالی ہے اس دن تم سے کفر و شرک کے بارے میں پوچھا جانیوالا ہے۔ انہوں نے نہ مانا۔ انکار کیا۔

نوحؑ علیہ السلام نے اللہ سے بددعا کی اپنی ناکامی کا اعتراف کیا مگر ان کے کانوں پر جوں تک نہ رینگی۔ اللہ کا عذاب آیا بارش کا سیلاب آیا۔ ساری قوم کو بہا لے گیا۔ ساری قوم اپنے معبودوں وَدّ، سواع، یغوث، یعوق، نسر سمیت ملیامیٹ ہوگئی۔ ان کی نسل تک باقی نہ رہی۔ ظالم سرکش لوگوں کا یہی انجام ہوتا ہے ان کا نام و نشان بھی لینے والا کوئی نہیں ملتا۔

اس کے بعد کی 72 ویں سورت جن ہے اللہ تعالیٰ نے بذریعہ وحی اپنے حبیب کو خبر دی کہ جنوں کی ایک جماعت نے آپ کے قرآن کو سُنا اس پر ایمان لے آئے۔ انہوں نے اقرار کیا کہ اللہ پر ایمان لانے والے کفر و شرک سے توبہ کرنیوالے ہیں۔ اس سے پہلے جنوں کی ٹولیاں جادو سحر کرنیوالوں کیساتھ مل کر انسانوں کے بہت سے کام کاج کے مسائل میں شریک ہوتے تھے ان کو حل کرتے مشکلات میں پیش گوئی کر کے ان کو بچاتے تھے۔ اس لیئے ان کے دماغ خراب ہوگئے تھے کہ وہ بھی خدا کے قائم مقام ہوسکتے ہیں۔ جب آسمان پر سخت پہرے چوکی کا انتظام ہوگیا ان کی رسائی آسمانوں پر ختم ہوگئی تو عاجز بن گئے اپنی اصلیت اور حقیقت کا پتہ لگا تب وہ معتوب ہو کر ایمان لائے حضور صلعم کا جنات سے مکالمہ ہوا جو آیت 9 سے 14 تک سنایا گیا۔ اس کے بعد مکہ میں قحط کا نزول ہوا۔ اس کا ذکر ہے (آیت 17) حضور صلعم کی دعا سے قحط ختم ہوا۔

اس کے بعد کی 73 ویں سورت المزّمّل ہے میرے رنجیدہ دل گرفتہ کپڑا لپیٹے پڑے رہنے والے محبوب اٹھو۔ لوگوں کی باتوں کی پرواہ مت کرو۔ اپنا کام جاری رکھو اللہ کی یاد سے دل کو بڑی تقویت ملتی ہے۔ تم راتوں کو اٹھ کر اللہ کی یاد اس کی عبادت میں کھڑے ہوجاؤ۔ اول شب بھی اور آخر شب بھی صبح صادق سے پہلے بڑا مقبول وقت ہوتا ہے جب سارا عالم نیند میں سوتا ہے۔ تم جاگے ہوئے اپنے اللہ سے باتیں کرتے ہو۔ قرآن کی تلاوت کرتے ہو تو اس کو صاف صاف پڑھو اس کی عبادت شب کو بوجہ مت خیال کرو۔ بیشک نیند سے اٹھنا عبادت کے لیئے کھڑا ہونا بڑا سخت دل پر لگتا ہے۔ لیکن یہ وقت خاموشی کا اللہ کو پسند ہے اللہ کا محبوب اللہ کے دیدار کے شوق میں نیند سے اٹھ کر عبادت کے لیئے کھڑا ہوجاتا ہے تو انسان کا نفس اس کے قابو میں آجاتا ہے۔ دل کی یکسوئی خوب ہوتی ہے۔ تنہائی سکون میں بڑا مزہ ملتا ہے۔ کافروں سے جو اذیتیں تمہیں ملی ہیں وہ ہمیں معلوم ہیں صبر و تحمل سے برداشت کرو۔ اور ان سے نبٹنے کی ہمیں مہلت دو حالات کا انتظار کرو دیکھو ان کا کیا حشر ہونیوالا ہے۔ قیامت کی خبر دینے کیلئے قیامت کے دن سے ڈرانے کے لیے ہم نے تمہیں بھیجا ہے۔ مصر کے لوگوں کے پاس فرعون کو

ڈرانے کیلئے بھی ہم نے موسیٰ علیہ السلام کو بھیجا تھا لیکن انہوں نے بھی تمہاری طرح رسول کا کہا نہ مانا تھا۔ ان کا انجام قرآن نے سنایا ہے۔ تمہارا انجام بھی وہی ہوگا۔ قیامت کی ہولناکی تم کو بوڑھا کر دینے کے لیے کافی ہے اللہ کا وعدہ غلط نہیں ہے متقی لوگ اللہ سے ڈرنے والے نمازوں کی پابندی کرتے ہیں یادِ الٰہی میں اپنا وقت گزارتے ہیں کچھ ایسے بھی ہیں کہ راتوں کو نیند سے جاگ کر تہجد کی عبادت میں مشغول رہتے ہیں۔ اللہ سے اپنی مغفرت کی دعائیں کرتے رہتے ہیں۔ وقت کی تقدیر کا اندازہ اللہ کو ہے۔ تہجد کا وقت بہترین ہے۔ عبادت کے لیے قرآن کی تلاوت کے لیئے جس قدر تم سے ممکن ہوسکے۔ قرآن پڑھا کرو۔ تمہارا اختیاری عمل ہے۔ راتوں کی سردی میں گرم لحاف سے الگ ہونا دل پر جبر کرنا ہوتا ہے۔ مگر تم اللہ کی رضا میں سب کچھ کرتے ہو اللہ جانتا دیکھتا رہتا ہے۔ یہ نفل عبادت زیادہ ہے دن کا وقت تلاش معاش کا ہے گہما گہمی کا ہے۔ عبادت کا وقت فرصت کم ملتی ہے۔ محنت و مشقت کے بعد رات کا آرام بھی ضروری ہے۔ صبح تازہ دم اٹھنا بھی ہے۔ اس لیئے دن کی فرض پانچ نمازیں مقرر کردی گئی ہیں۔ ان کے پابند ہوجاؤ زکوٰۃ پابندی سے ادا کرو لوگوں کو قرض حسنہ دیا کرو۔ آخرت کا بہترین سامان صدقہ خیرات تمہارے ساتھ جانیوالا ہے۔ اللہ سے اپنی بخشش کی دعا مانگو۔

اس کے بعد سورت المدثر 74 ویں سورت ہے۔ مکہ کی بالکل ابتدائی سورتوں میں سے ہے۔ دین کے کاموں کے لیئے اے رسول اٹھ کھڑے ہو۔ اللہ کی عظمت بزرگی کو بیان کرو۔ لوگوں کو سمجھاؤ کہ بتوں کی پرستش چھوڑ دیں ایک خدا کی عبادت کریں اللہ ایک ہے۔ پاک صاف ہے۔ تم بھی اے رسول اپنے کپڑوں کو پاک صاف ستھرے رکھو۔ قیامت کے دن کا خوف ڈر لوگوں کو سناؤ تم میں سے ایک شخص تمہاری بڑی مخالفت کرنیوالا ہے اس کو تم میرے حوالے کردو۔ اس کو اپنے مال و دولت اولاد کا گھمنڈ ہے حکومت اقتدار کی حرص بھی ہے۔ عنقریب اس کا خاتمہ ہونیوالا ہے۔ (جنگ بدر میں مارا گیا) قیامت کے دن کا عذاب اس کے علاوہ اور بہت سخت اس کو دیا جانے والا ہے۔ دوزخ کے دروازوں پر (19) فرشتے مقرر ہیں کسی کو بھی نہیں چھوڑیں گے۔ کافروں کے 19 درجے ہوں گے الگ الگ۔ ہر کافر مشرک چاہتا ہے کہ اسکو معجزہ دکھایا جائے۔ کہدو یہ قرآن خود ایک بڑا معجزہ ہے۔

اس کے بعد کی سورت القیمہ 75 ویں سورت ہے۔ اللہ قیامت کے دن کی قسم کھاتا ہے۔ انسانی نفس کی بھی قسم کھاتا ہے جو اس پر ملامت کرتا رہتا ہے۔ عجیب عجیب وسوسے دل کے اندر پیدا کرتا رہتا ہے۔ اسی نفس کی بدولت تو وہ نفسانی خواہشات لذات میں پھنس جاتا

ہے۔ خدا سے بے خوف۔ حیات بعد الممات سے لاپروا اپنے انجامِ آخرت سے بے خبر نفسانی خواہشات کا بندہ بڑے بڑے کاموں میں مشغول ہوجاتا ہے۔ چاہتا ہے کہ کھلا چھوڑ دیا جائے بن ناتھی کا بیل سمجھاؤ ڈراؤ تو کہتا ہے قیامت کب آئے گی۔ عالم دوبارہ نیست۔ جب زندگی کا وقفہ اور مہلت ختم ہونے آتی ہے موت کا فرشتہ روح قبض کرنے آجاتا ہے تو پھر اس کو کون بچا سکتا ہے۔ سکرات کی بیہوشی طاری ہوجاتی ہے۔ پنڈلی سے پنڈلی لپٹ جاتی ہے۔ اب چلنا ہے اس کو خدا کی طرف۔ لوگو! اس آخری وقت سے پہلے سنبھل جاؤ۔ توبہ استغفار کرو۔ خدا سے مغفرت چاہو۔ اللہ کی عبادت کرو نمازوں کی پابندی رکھو نیکی بھلائی کے کام کرلو۔ تمہاری حقیقت کیا ہے۔ گندہ پانی کا ایک قطرہ نطفہ سے لوتھڑے سے انسانی شکل میں آئے ہو۔ طفولیت سے جوانی بڑھاپے کی سیڑھیوں میں آگئے۔ کب تک غفلت میں پڑے رہو گے۔ موت کی تیاری کرو۔ دوبارہ موت کے بعد کی زندگی کا یقین رکھو۔

اس کے بعد کی سورت 76 ویں الدھر ہے۔ انسان کی اپنی حقیقت قطرہ سے شروع ہوتی ہے۔ ایک بوند پانی کی کہاں سے کہاں آگیا۔ مگر خدا کا ناشکر گذار رہا۔ دنیا کی نعمتیں ملیں پھر بھی خدا کو نہ پہچانا۔ اس کا شکر گذار نہ بنا۔ انسان اپنی فطرت میں ناشکرا پیدا ہوا ہے۔ اپنی لذاتِ نفس حرصِ نفس میں گمراہ رہتا ہے۔ آدمیت انسانیت سے نکل کر شیطانیت حیوانیت میں جا پڑتا ہے۔ اس کے لیے ہدایت رہنمائی کی ضرورت تھی۔ ہم نے اے محمد صلعم آپ کو بھیجا کہ انہیں سیدھی راہ دکھلائیں جنت اور دوزخ دونوں کے حالات مناظر کھول کھول کر سنا دیئے ہیں اب ان کی مرضی جو چاہے عمل اختیار کرے۔ اے رسول! آپ ان کی نافرمانی سرکشی پر صبر و تحمل سے کام لیں۔ اپنی عبادت ذکر الٰہی میں مشغول رہیں۔ راتوں کو تہجد کی عبادت طویل ذکر الٰہی میں مشغول رہیں۔ حقوق اللہ حقوق العباد پوری رکھیں۔ اس دنیا میں جو کچھ ہوتا رہتا ہے وہ ہماری مرضی مشیت سے ہوتا ہے۔ ہم جو چاہیں گے وہی ہوگا۔

اس کے بعد کی 77 ویں سورت مرسلات ہے۔ پہنچنے والی بھیجی جانے والی وہ کیا چیز ہے جو پانی سے بھری ہوئی بادلوں کو لیئے ہوئے اڑتی پھرتی رہتی ہیں۔ یہ قدرت کے مظاہرے ہیں۔ اللہ کے فرشتے آسمانوں پر ان کاموں کے لیے مقرر ہیں۔ اپنا کام خدا کے حکم سے انجام دیتے رہتے ہیں۔ جب بادل گرجتے ہیں بجلی چمکتی ہے کوندا بجلی کا لپکتا ہے۔ سیاہی چھا جاتی ہے تو آسمانوں میں فرشتے خدا کے خوف سے ڈر سے لرز جاتے ہیں۔ سمجھتے ہیں کہ کہیں قیامت تو نہیں آگئی۔ جس دن قیامت ہوگی اس دن یہی منظر پیش ہوگا۔ بڑا سخت دن ہوگا۔ افسوس کہ

لوگ اس سخت عذاب کے دن کو جھٹلاتے ہیں اس کا یقین نہیں کرتے۔ حوانیہ جھگڑتے ہیں۔ انکار کرتے ہیں۔ ان کی حقیقت کیا ہے۔ دیکھو ایک گندہ پانی کی بوند مادر رحم کے محفوظ مقام پہ بے حقیقت پڑی تھی۔ اللہ نے اس کو نظام ربوبیت سے پھیلایا۔ بڑھایا اس کی مختلف حالتیں بدلیں۔ اس کو گوشت پوست ہڈیوں کا ڈھانچہ دیا ایک خاص وقت مقررہ کے بعد صحیح سلامت جاندار گلا رکھنے والا سننے والا بنایا۔ اب یہی بوند پانی کی ترقی رزاق خدا ہی کا انکار کرنے لگی۔ باتیں کرتی ہے قیامت کا انکار کرتی ہے دوبارہ حیات بعد الممات کی قائل ہی نہیں ہے۔ افسوس ہے اس انسان پہ جو اپنی حقیقت ہی بھول گیا اس کو سمجھاؤ ہدایت نصیحت جس قدر کرسکتے ہو کرتے رہو۔